از مولانا مفتی عبد الحمید ربانی' کراچی

مغربی ممالک میں مقیم مسلمانوں کے چند مسائل

الشریعہ کے ایک گزشتہ شمارہ میں مغربی ممالک میں مقیم مسلمانوں کو درپیش مسائل کے حوالہ سے یورپی کونسل آف علماء کے فتاویٰ کی ایک رپورٹ شائع ہوئی تھی اس پر جامعہ فاروقیہ کراچی کے حضرت مولانا مفتی عبد الحمید ربانی نے درج ذیل تبصرہ کیا ہے۔ کوئی اور صاحب علم بھی اگر ان مسائل پر اظہار خیال کرنا چاہیں تو یہ صفحات حاضر ہیں۔ (ادارہ)

یورپ میں علماء کونسل کا قیام بہت ہی خوش آئند بات ہے' اس سے مسلمانوں کے بہت سے پیش آمدہ مسائل حل ہوتے رہیں گے۔ لیکن ضروری ہے کہ اس کے ارکان راسخ فی العلم والتقوٰی ہوں۔ مسائل کے استنباط میں ملحوظ رکھی جانے والی پابندیوں سے آگاہ ہوں ورنہ فتنہ پھیلنے کا شدید خطرہ ہے' اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔

منسلکہ مضمون میں درج مسائل کے بارے میں ہماری تحقیق کچھ یوں ہے

تلفیق کا حکم: حکم ملفق بالاجماع باطل ہے' اس سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ جس مذہب پر فتویٰ دیا جا رہا ہے اس کی تمام شرائط پر عمل کیا جائے جو اس حکم کے لیے اس مذہب میں معتبر ہیں' فتویٰ ایک مذہب پر ہو اور ذیلی احکام دوسرے مذہب کے ہوں تو یہ جائز نہیں۔ اسی کا نام تلفیق ہے اور یہ بالاجماع باطل ہے۔

فتاویٰ کی تحقیق

۱۔ رمضان و عیدین کا چاند کسی بھی ملک میں رویت بصری سے شرعی طور پر ثابت ہو جائے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا لیکن اس رویت کو جس بات سے انہوں نے مشروط کیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ فلکیاتی حسابات اس کی نفی نہ کرتے ہوں اور اگر کہیں حسابات فلکیہ رویت کی نفی کرتے ہوں اور کوئی رویت کی گواہی دے تو قبول نہیں کی جائے گی۔ تو ان کی یہ بات صحیح نہیں' البتہ یوں کہنا چاہیے کہ جب حسابات فلکی اس کی نفی کرتے ہوں تو گواہوں پر بھرپور جرح کی جائے' جرح کے بغیر ان کی گواہی قبول نہ کی جائے۔

قال فی الشامیة: مطلب ما قاله السبکی من الاعتماد علی الحساب مردود: ثم قال فی هذه الصفحة بعد السطور: وما قاله السبکی مردود' رده علیه جماعة من المتاخرین..... . ووجه ما قلناه ان الشارع لم یعتمد الحساب بل الغاه بالکلیة بقوله: نحن امة امیة لا نکتب و لا نحسب' الشهر هکذا و هکذا' وقال ابن دقیق العید: "الحساب لا یجوز الاعتماد علیه فی الصلاة انتهٰی' والاحتمالات التی ذکر السبکی بقوله: "ولان الشاهد قد یشتبه علیه اه لا اثر لها شرعا" لامکان وجودها فی غیرها من الشهادات" (ص ۳۸۷ ج ۲)

۲۔ یورپی ممالک میں مروجہ طریقہ ذبح (مشینی ذبح) خلاف شرع اور موجب گناہ ہے۔ مسلمانوں کو اس سے بچنا ضروری ہے اور کونسل کی تجویز کے مطابق مسلمانوں کو اپنے اسلامی ذبیحہ خانے متعارف کروانے چاہئیں اور مشینی ذبیحہ کے رواج کو شرعی شرائط کے مطابق بنائیں ورنہ ختم کر دیں۔ اور یورپ کے علاقوں کے رہنے والے مسلمان جو اس کے بدلنے پر قادر نہیں ان کے لیے مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ اس گوشت کا استعمال کرنا جائز ہوگا ان میں سے ایک بھی شرط نہ ہو تو ذبیحہ حرام ہوگا۔

۱۔ مشین کے ذریعے ذبح کرنے والا آدمی مسلمان یا اہل کتاب (یہودی یا نصرانی) ہو۔ یعنی اپنے مذہب کا قائل ہو۔ آج کل کے عیسائی' یہودی اکثر دہریہ ہیں ایسے لوگ اہل کتاب میں سے شمار نہیں۔

۲۔ مشین کی چھری جانوروں کی گردن تک پہنچانے کے وقت اس نے خالص اللہ کا نام بسم اللہ' اللہ اکبر پڑھا ہو۔

۳۔ یہ چھری جتنے جانوروں کی گردن پر بیک وقت پڑی ہے' وہ جانور ممتاز اور الگ ہوں' دوسرے جانور جن پر چھری بعد میں پڑی ہے' وہ مردار ہیں ان کا گوشت پہلے جانوروں کے گوشت کے ساتھ مخلوط نہ ہو گیا ہو۔

باقی مرغیوں اور گائے کے گوشت کو جن وجوہ سے ناجائز قرار دیا گیا ہے اور بھیڑوں اور گائے کے بچھڑوں کے گوشت کو جائز قرار دیا گیا ہے' وہ وجوہ مذکور نہیں' اس لیے ہم اس جواب کے بارے میں کوئی قطعی رائے نہیں دے سکتے' جہاں مذکورہ شرائط موجود ہوں اس گوشت کا استعمال جائز ہے ورنہ نہیں۔

۳۔ دو نمازوں کو ایک ہی وقت میں عذر کے باوجود پڑھنا بھی جائز نہیں۔ در مختار میں ہے ولا جمع بین فرضین فی وقت بعذر سفر و مطر (ص ۳۸۱ ج ۱) ترجمہ:۔ اور دو فرض نمازوں کو عذر کے باوجود خواہ سفر ہو یا بارش' ایک وقت میں جمع نہیں کیا جا سکتا۔ اور مذکورہ دلائل سے استدلال

صحیح نہیں۔

قرآنی نصوص میں امت سے حرج کو مدفوع کیا گیا ہے اور اس کی وجہ سے شریعت بعض محرمات قطعیہ کو بھی مباح کر دیتی ہے لیکن اس حرج اور ضرورت سے کیا مراد ہے؟ تو فقہاء اس کی تعریف یوں کرتے ہیں

ھی ان تطراء علی الانسان حالة من الخطر والمشقة الشدیدة بحیث یخاف حدوث ضرر او اذی بالنفس او بالعضو او بالعرض او بالعقل او بالمال و توابعها ولا یمکن رفع ذلک الضرر الا بارتکاب فعل محرم او ترک واجب شرعی او تاخیره عن وقته۔

ترجمہ: "ضرورت وہ ہے کہ انسان پر خطرے اور سخت مشقت کی ایسی حالت آجائے جس کی وجہ سے اس کو کوئی ضرر لاحق ہو یا جان یا کسی عضو یا عزت یا عقل یا مال وغیرہ میں سے کسی چیز کا خطرہ ہو اور اس ضرر کو دفع کرنے کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہ ہو کہ آدمی حرام کا مرتکب ہو جائے یا واجب شرعی کو ترک کر دے یا اپنے وقت سے موخر کر دے۔"

اور یہ معنی یہاں موجود نہیں اس لیے اس بنا پر جمع بین الصلاتین نہیں کی جا سکتی۔

اور صحیح مسلم میں ابن عباسؓ سے جو حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر کسی خوف یا بارش کے ظہر و عصر اور مغرب اور عشا کو جمع کر کے پڑھا تو اس حدیث کے بارے میں امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میری کتاب میں صرف دو احادیث ایسی ہیں، جن پر امت میں سے کسی کا عمل نہیں۔ ان میں سے ایک حدیث یہ ہے اس لیے اس سے استدلال صحیح نہیں۔ امام شافعیؒ ضرورت کے وقت جمع بین الصلاتین کو جائز سمجھتے ہیں لیکن وہ ضرورت بھی یہاں متحقق نہیں۔

اخبرنا ابوالعباس المحبوبی، انا ابو عیسیٰ الترمذی قال: جمیع ما فی هذا الکتاب من الحدیث هو معمول به، وبه اخذ بعض اهل العلم ما خلا حدیثین، حدیث ابن عباسؓ ان النبی صلی الله علیه وسلم جمع بین الظهر والعصر بالمدینة والمغرب والعشاء من غیر خوف ولا سفر لا مطر وحدیث النبی صلی الله علیه وسلم انه قال اذا شرب الخمر فاجلدوه فان عاد فی الرابعة فاقتلوه" (ترمذی ج ۲ ص ۲۳۳، کتاب العلل)

۴۔ نماز جمعہ کا وقت زوال سے لے کر عصر تک ہے اور زوال سے پہلے اور عصر کے وقت اس کا ادا کرنا صحیح نہیں۔

ضرورت کے وقت کسی دوسرے مذہب پر عمل کیا جا سکتا ہے لیکن اس وقت جب ضرورت کے معنی اور شرائط متحقق ہو جائیں۔

۱۔ (قوله و وقت الظهر) ای شرط صحتها ان تودی فی وقت الظهر فلا تصح قبله و لا بعده، لان شرعیة الجمعة مقام الظهر علی خلاف القیاس، لانه سقوط اربع برکعتین، فتراعی الخصوصیات التی ورد الشرع بها مما لم یثبت دلیل علی نفی اشتراطها ولم یصلها علیه السلام خارج الوقت ولا بدون الخطبة فیه، فیثبت اشتراطها۔" (البحرالرائق ج ۲ ص ۱۵۷)

۵۔ رفاہی اور خیراتی تنظیموں کو زکوٰۃ کی رقوم جمع کرنا جائز ہے، بشرطیکہ وہ مستحقین میں تقسیم کرتے ہوں اور زکوٰۃ کی ادائیگی کی شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوں۔

= = = = = = = = = = = = = = = = = = =

☆ بقیہ بچوں کے حقوق ☆

مشقت لینے اور امریکہ میں آنے والے مفلس لوگوں سے کوڑیوں کے مول کام کرانے کے اصولی طور پر خلاف ہیں لیکن جونہی رات پڑتی ہے تو انسانی حقوق اور بچوں کے یہی علمبردار غریب لوگوں کے گھروں میں کپڑوں وغیرہ کی سپلائی پہنچا رہے ہوتے ہیں۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۰ ستمبر ۱۹۹۶ء)

بچوں کے دیگر حقوق اور مغرب

مغرب میں بچہ ابتدا سے ہی والدین کی بے توجہی کا شکار ہو جاتا ہے۔ جہاں ہر مرد و زن، بوائے فرینڈ اور گرل فرینڈ کے چکر میں ہو، جہاں مائیں اپنے بچوں کی پرورش کو بار گراں سمجھتی ہوں، جہاں والدین اپنے بچوں کی تربیت سے پہلو تہی کرتے ہوں۔ جہاں مائیں اپنی عیاشی کی خاطر، اپنے شیر خوار بچوں کو قتل کرنے سے گریز نہ کرتی ہوں۔

جہاں بے حیائی کا طوفان برپا ہو اور خاندانی نظام تباہ و برباد ہو چکا ہو وہاں بچے زبردست احساس محرومی کا شکار ہوں گے، وہ نفسیاتی مریض بنیں گے۔ وہ والدین کی شفقت و محبت کی کمی کی تلافی، بے راہ روی سے کریں گے۔ وہاں ۱۱ - ۱۲ برس کی لڑکیاں مائیں بنیں گی۔

وہاں بچے جرائم پیشہ بنیں گے۔ یہ سب کچھ مغربی ممالک میں ہو رہا ہے۔ آپ ان سے کسی کار خیر کی توقع نہیں رکھ سکتے۔ ظاہر ہے کہ گندم کے بیج سے جو حاصل نہیں ہو سکتے۔

بچوں کی صحیح پرورش، ان کی اخلاقی تربیت، ان کی عفت و عصمت کی حفاظت اور مجرمانہ ذہنیت اور احساس محرومی سے تحفظ، والدین کی شفقت و محبت اور انفرادی توجہ، یہ سب بچوں کے انسانی حقوق ہیں جن کا تصور بھی یورپ اور امریکہ میں عنقا ہے ان پر عمل درآمد تو بڑی دور کی بات ہے۔

ہمیں بچوں کے حقوق کا درس دینے والے یہ ممالک اور ان کے نام نہاد مسلمان ایجنٹ اپنے گریبان میں جھانکنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

کاش کوئی طاقتور مسلم گروہ، ان ممالک کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھتا کہ

ع چہ دروں خانہ کردی کہ بروں خانہ آئی